اسلامی بینکاری کے حوالے سے عام طور پر اکثر پوچھے جانے والے سوالات

سوال	بینکنگ سود (ربا) کیا ہے؟
جواب	قرآن و سنّت کی روشنی میں قرض کی اصل رقم پر جو زائد رقم بطور شرط و معاہدہ لی جائے وہ ربا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "ہر و قرض جو نفع کھینچے وہ ربا ہے۔ چونکہ کنونشنل بینک سیونگ ڈیپازٹس قرض کی بنیاد پر وصول کرتے ہیں اور اس اصل رقم پر زائد رقم اکاؤنٹ ہولڈرز کو ادا کرتے ہیں ۔ اس لئے اس کو ربا یعنی سود کہا جاتا ہے ۔
سوال	کیا سود کی حرمت قرآن کریم سے ثابت ہے ؟
1	ہاں ۔ سود کی حرمت میں صریح آیاتِ قرآنیہ موجود ہیں ۔ ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ٢٧٥﴾ [البقرة: 275] جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو خدا نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہوچکا وہ اس کا۔ اور (قیامت میں) اس کا معاملہ خدا کے سپرد اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے(275)
2	﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ٢٧٦﴾ [البقرة: 276] خدا سود کو نابود (یعنی بےبرکت) کرتا اور خیرات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے اور خدا کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا
3	﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ٢٧٨﴾ [البقرة: 278] مومنو! خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو
4	﴿فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ٢٧٩﴾ [البقرة: 279] اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہوجاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کرلو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور تمہارا نقصان
سوال	کیا سود کے بارے میں احادیث مبارکہ میں بھی کچھ وارد ہیں؟
1	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ سات بڑے گناہ کونسے ہیں (جو انسانوں کو ہلاک کرنے والے ہیں)؟ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما: (۱)شرک کرنا، (۲) جادو کرنا، (۳)کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، (۴)سود کھانا، (۵)یتیم کے مال کو ہڑپنا، (۶)(کفار کے ساتھ جنگ کی صورت میں) میدان سے بھاگنا، (۷)پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (بخاری ومسلم)
2	حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے اور دینے والے، سودی حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ سود لینے اور دینے والے پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کے الفاظ حدیث کی ہر مشہور ومعروف کتاب میں موجود ہیں۔ (مسلم، ترمذی، ابوداود، نسائی)
3	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے ۷۰ سے زیادہ درجے ہیں اور ادنی درجہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے زناکرے۔(رواہ حاکم، البیہقی، طبرانی، مالک)
4	آپﷺ نے فرمایا: "سود کا ایک درہم جو آدمی کھاتا ہے اور وہ اس کے سودی ہونے کو جانتا ہے تو وہ

	گناہ میں چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے" (مسند احمد، دارمی، بحوالہ مشکوٰۃ: کتاب البیوع، باب الربا ،فصل ثالث)
5	حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : " جس شخص نے بھی سود ی کاروبار کیا ، اُس کا انجام ہمیشہ مال کی کمی اور نقصان پر ہوا۔ (حاکم و ابن ماجہ)
6	سیدنا ابوہُریرہ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے ستر (۷۰) حصے ہیں سب سے چھوٹا حصہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں سے زنا کرے۔ (صحیح ابن ماجہ ۲/۲۷)
7	حضرت ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ معراج کی رات کو کچھ لوگوں پر میرا گزر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کے مانند تھے ۔ اُ ن میں سانپ باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا اے جبریل ! یہ کون لوگ ہیں ؟ اُنہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔
8	حضرت ابو ہُریر ۃ ؓسے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زنا کا ر زنا کرنے کی حالت میں مؤمن نہیں رہتا اور شراب خور شراب کی حالت میں مؤمن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کرنے کی حالت میں مؤمن نہیں رہتا۔ (بخاری شریف : حدیث نمبر ۵۵۷۸)
9	حضرت ابو ہُریرۃ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ و چار اشخاص کو جنت میں داخل نہ کریں اور جنت کی نعمتیں چکھائیں تک نہیں:(نمبر ۱) ہمیشہ شراب پینے والا ،(نمبر ۲) سود کھانے والا،(نمبر ۳) ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور(نمبر ۴) والدین کا نافرمان۔ (مستدرک حاکِم : حدیث نمبر ۲۲۶۰)
10	"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپﷺ نے فرمایا: جب کسی بستی میں زنا اور سود پھیل جائے، اللہ تعالیٰ اس بستی والوں کو ہلاک کرنے کی اجازت دیتا ہے۔" (کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الثانی عشرۃ، ص:69، ط:دار الکتب العلمیۃ)
سوال	کیا سود دیگر آسمانی کتب میں بھی حرام تھا ؟ یا سود اسلام میں حرام ہے ؟
جواب	سود قرآن کے علاہ دوسرے مذاہب کی آسمانی کتابوں میں بھی حرام ہے جیسا کہ تورات اور انجیل میں اس کا حوالہ ملتا ہے۔ تفصیلی بحث کیلئے دیکھئے: (https://www.albalagh.net/Islamic_economics/riba_judgement.shtml)
سوال	**سود کی تمام اقسام کے حرام ہونے کے بارے میں سُپریم کوٹ کا فیصلہ کیا تھا؟**
جواب	۱۴رمضان المبارک ۱۴۲۰ ھ بمطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۹۹ ء سُپریم کورٹ آف پاکستان نے یہ فیصلہ دیا کہ "سود "چاہے کسی بھی شکل میں ہو اور اِس کوکسی بھی نام سے پکارا جائے وہ" حرام "ہے ۔ اِس فیصلے میں درجہ ذیل قسم کے سود پر تفصیل سے فیصلہ دیا گیا ہے۔ ۱) ربا القرآن ۲) ربا الحدیث ۳) بینکوں کا سود ۴) غیرملکی سود ۵) تجارتی سود ٦) صرفی سود ۷) سود مفرد ۸) سود مرکب ۹) مہاجنی سود (جس میں شرح سود بہت زیادہ ہو) فیصلے میں ہر قسم سود کے بارے میں قرآنی آیات اور آحادیث مبارکہ بھی تفصیل سے دی گئی ہیں۔ (https://www.albalagh.net/Islamic_economics/riba_judgement.shtm)
سوال	**خیبر بینک کی راست اسلامی بینکاری کیاہے؟**
جواب	خیبر بینک کی راست اسلامی بینکاری درحقیقت ایسی بینکاری کا نام ہے کہ جس میں لوگوں سےکرنٹ ڈیپازٹس قرض کی بنیاد پر ، جب کہ پی ایل ایس اور آر ایف سی ڈیپازٹس نفع و نقصان میں شراکت کے زرّیں اُصولوں پروصول کی جاتی ہیں اور پھران جمع شُدہ رقومات کو جائز اور حلال کاروبار میں لگا کر حاصل شُدہ منافع شرکاء (بینک اور پی ایل ایس کھاتہ داروں) میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔ اگر منافع کم ہوگا تو کم حصہ ملے گا، اور منافع زیادہ ہوگا تو زیادہ حصہ ملے گا/نقصان ہوا توشرکت کے اصولوں کے مطابق نقصان برداشت کرنا ہوگا۔
سوال	**اسلامک بینکنگ اورکنونشنل بینکنگ کے فرق کو کیسے واضح کریں گے؟**
جواب	بنیادی طور پر یہ اُصولی بات سمجھنی چاہئے کہ جیسے دو گاڑیاں ہو اُن کا ماڈل ، کلر ، سیٹِیں ، چلانے کا انداز، ڈیکوریشن ، کلچ، گئیر، بریک سب کچھ ایک جیسے ہی نظر آتے ہوں لیکن ماہرین اُن میں سے ایک کو ماحول کیلئے مضر اور دوسرے کو ماحول دوست قرار دیتے ہیں۔ فرق کی وجہ اُس کا انجن ہوتا ہے جو بظاہرنظر نہیں آتا۔ جیسے ایک انجن سی این جی سے چلتا ہے جبکہ دوسرا انجن پٹرول /ڈیزل سے چلتا ہے لیکن دیکھنے میں اور چلنے میں عام آدمی فرق محسوس نہیں کر سکتا ۔ اِسلئے اِس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چائے کہ دو ایک جیسی نظر آنی والی چیزوں کے اثرات بھی درحقیقیت ایک ہی جیسے ہیں لہٰذا اُن کے اثرات با لکل متضاد بھی ہو سکتے ہیں۔

بالکل یہی مثال اسلامک بینکنگ اور کنونشنل بینکنگ کی ہے کہ اسلامک بینکنگ کے معاشرے پر پڑنے والےاثرات بظاہر نظر نہیں آتے لیکن اِسکے اثرات آہستہ آہستہ پورے معاشی نظام کو بہتری کی جانب لے جاتے ہیں۔

اب یہ سوال اُٹھتا ہے کہ اسلامی بینکاری کا انجن کیسے کام کرتاہے اور سودی بینکاری کا انجن کیسے کام کرتا ہے۔ اِ س کو صحیح طور پر سمجھنے کیلئے تو شاید اسی قسم کے ماہرین کی ضرورت ہے جیسا کہ گاڑی کے انجن کو سمجھنے والے اپنے ماہرین ہوتے ہیں۔

اسلامی بینکاری کا انجن یا نظام اچھے معاشی حالات میں نہ صرف لوگوں معاشی ترقی میں حصہ دار بناتا ہے بلکہ مشکل حالات میں کاروباری طبقے کو سہارا دیتا ہے اس طرح ایسے اثرات پیدا ہوتے ہیں کہ جس سے معاشرہ ایک دوسرے کی مدد کرتا ہوا نظر آتا ہے ۔ اچھے حالات میں کاروبار ی طبقہ اپنے منافع میں سے کچھ حصہ ڈپازٹر کو منتقل کرتا ہے جبکہ بُرے حالات میں یہی ڈپازٹر اُس کے نقصانات میں حصہ داری کرتے ہیں۔

اِ س لحاظ سے اسلامی بینکاری کے نظام میں تمام مسلمان کمیونٹی ایک دیوار کی طرح بن جاتی ہے جس میں ہر اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے ۔ کبھی کاروباری حضرات اپنے منافع میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں اور کبھی کمیونٹی اُن کاروباری حضرات کو مشکل حالات میں سہارا دیتی ہے اگر آپ غور کریں گے تو یہ عمل آپ کو "مرابحہ، اجارہ، مشارکہ متناقصہ وغیرہ" میں صاف طور پر نظر آئے گا۔

اِ س کے برعکس "سود" معاشرے کو تباہی کی سمت لے جاتا ہے ۔ یہ کاروباری طبقے سے فکسڈ سود لیتا ہے لیکن جب کسی کاروبار کے حالات خراب ہو تے ہیں تو یہ سود بند نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا جاتا ہے اور با لآخر کاروبار کو مکمل تباہ کرکے رکھ دیتا ہے۔اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری کے نظام میں نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر انسان دینی و اخروی لحاظ سے سرخرو ہو جاتا ہے بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی اس کو بہت سے منافع ملتے ہیں۔

خلاصہ یہ کنونشنل بینک میں پیسہ انسانی ساختہ اصولوں پر لی جاتی ہے اور بلا تفریقِ حلال و حرام انوسٹ کی جاتی ہے اور انسانی اصولوں پر اس کا حاصل شدہ سود تقسیم کیا جاتا ہے ۔ جب کہ اسلامی بینکاری میں سرمایہ شریعت کے مقرر کردہ اصولوں اور عقود کے تحت لیا جاتا ہے شرعی طور پر جائز کاروبار، تجارت اور خدمات میں لگایا جاتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والا حلال منافع شرعی عقود کے مسلمہ اصولوں کے مطابق شرکاء میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔

سوال: اسلامی بینکاری نظام کماتا کیسے ہے ؟

جواب: خیبر بینک راست اسلامی بینکاری مندرجہ ذیل شرعی عقود میں کوئی نہ کوئی یا تمام کے تمام سہولیات بروئے کار لاکر اس سے منافع حاصل کرکے شرکاء میں تقسیم کرتا ہے ۔

مرابحہ	**مشارکہ**	**سلم**
اِجارہ	**مضاربہ**	**مساومہ**
استصناع	**وکالہ**	**تجارہ**
شریعہ بورڈ سے منظور شُدہ اِسٹاک ایکسچینج کے منتخب اداروں کے شیئرز کی خریدوفروخت سے بھی بینک نفع حاصل کرتا ہے		
زائد رقم کو دوسرے اسلامی بینکوں میں مختصر میعاد کیلئے مضاربہ یا مشارکہ یا وکالہ کی بنیاد پر کررکھ کر منافع حاصل کرنا۔		

سوال: مرابحہ کا عام فہم مطلب کیا ہوتا ہے ؟

جواب: مرابحہ عربی کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ایک خاص قسم کی بیع جس میں مالک بیچنے والی چیز کی قیمت اور اس پر حاصل کرنے والا منافع خریدار کو بتا دیتا ہے کہ مثلاً یہ چیز سو روپے کی ہے اور میں آپ کو بیس روپے منافع ملاکر نقد یا کسی مخصوص عرصے کی اقساط پر بیچ سکتا ہوں ۔

اِس میں سب سے پہلے بینک اور گاہک کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے جس کو "ماسٹر مرابحہ فیسیلٹی ایگریمنٹ " (MMFA) کہتے ہیں۔

بینک معاہدے کے مطابق گاہک کیلئے مطلوبہ اثاثہ /چیز مارکیٹ سے خرید تا ہے اور سپلائر کو براہِ راست قیمت ادا کرکے سامان قبضے میں لیتا ہے۔

گاہک مطلوبہ چیز کو خرید نے کیلئے بینک سے درخواست کر تا ہے اورفریقین (بینک اور گاہک) مرابحہ کے " ایجاب و قبول" پر دستخط کرتے ہیں جس کی رو سے مطلوبہ شے کی ملکیت گاہک کو منتقل ہو جاتی ہے ۔

گاہک بینک کو طے شُدہ معاہدے کے مطابق ف مرابحہ قیمت کی ادائیگی کرتا ہے۔

	جہاں بینک کیلئے براہِ راست خریداری ممکن نہ ہو وہاں بینک گاہک ہی اپنا ایجنٹ /وکیل مقرر کرتا ہے لیکن ایجنٹ کی تقرری شریعہ بورڈ ممبرکی اجازت سے مشروط ہوتی ہے تاکہ یہ تسلی ہو جائے کہ گاہک واقعتا مطوبہ شے خرید رہاہے۔ اس طرح گاہک ایجنٹ /وکیل کی حیثیت سے مطلوبہ شے خرید کر اپنے قبضہ میں لاتا ہے اور بینک کو مطلع کرتا ہے ۔ اور بینک سے مطلوبہ چیزخریدنے کیلئے گاہک پیشکش (ایجاب) کرتا ہے اور بینک اسے قبول کرکے گاہک کو مطلوبہ شے فروخت کردیتا ہے "معاملہ مرابحہ کے ایجاب و قبول " دستخط کرنے سے پہلے مطلوبہ اثاثہ چونکہ بینک کی ملکیت ہوتی ہے لہٰذا ملکیت سے متعلق خطرات کی ذمہ داری بینک ہی کی ہوتی ہے۔ لیکن بیع نافذ ہونے کے بعد اس شے کی ملکیت گاہک کو منتقل ہوجاتی ہے اور گاہک کے ذمّے اس کا رقم دَین(واجب الاداء) بن جاتا ہے ۔ جس کی ادائیگی مہینے کے مقرّرہ تاریخوں پر کرنا پڑتا ہے تاہم قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں مطلوبہ شے کی بیع کرتے وقت طے شُدہ قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا جاتا۔ البتہ گاہک اپنے طرف سے کئے گئے اقرار نامے / وعدے کے مطابق اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ قسطوں میں تاخیر کی صورت میں وہ ایک مخصوص رقم " نذرانہ " کے طور پر بینک کے "چیرٹی فنڈ/ خیراتی فنڈ" میں جمع کرائے گایہ رقم بینک کی آمدنی کا حصہ نہیں بنتی بلکہ "شریعہ بورڈ" کی ہدایات/منظوری کے مطابق صدقات واجبہ کی طرح مستحقینِ زکاۃ کو تملیک کی جاتی ہے۔
سوال	اسلامی بینکاری میں اجارے کا تصوّر کیا ہے اور اس کا عملی طریقہ کار کیا ہوتا ہے ؟
جواب	شرعاً اجارہ ایک ایسے عقد کا نام ہے جس کے تحت ایک شخص اپنا قابل استعمال اثاثہ مثلاً گاڑی، مکان، مشینری وغیرہ کسی کو استعمال کرنے کیلئے دے دیتا ہے اور اس کے استعمال کے عوض میں کرائے کا مطالبہ کرتا ہے ۔ اجارہ کی کئی اقسام ہیں ۔ بینک میں عموماً جو اجارہ کیا جاتا ہے اس کو "اجارہ منتہیہ بالتملیک " کہتے ہیں ۔ اس میں بینک گاڑی، مشینری وغیر ہ خود خرید کر یا کسی بینک ایجنٹ/وکیل کے ذریعے خرید کر گاہک کو کرایہ پر دے دیتا ہے ۔ اثاثہ کی اصل ملکیت بینک کے پاس ہوتی ہے لیکن گاہک (مستاجر) اُس اثاثہ سے فائدہ اُٹھانے کی خاطر بینک کو کرایہ ادا کرتے ہے ۔ بینک کرایہ لینے کا تب حقدار ہوتا ہے جب اجارہ پر دیا ہوا آَثاثہ قابلِ استعمال حالت میں عملی طور پر گاہک کے حوالہ کردے ۔ اجارہ میں آَثاثہ کا مالک بینک ہوتا ہے اس لئے ملکیت سے متعلق تمام امور کی ذمہ داری بھی بینک ہی کی ہوتی ہے ۔ اجارہ کی مدت ختم ہونے کے بعد بینک اثاثہ گاہک (مستاجر) کو سیکیورٹی ڈپازٹ/ یا باہمی رضامندی سے فروخت کر تا ہے لیکن اگر گاہک یہ اثاثہ خرید نا نہیں چاہتے تو وہ اپنا سیکیورٹی ڈپازٹ واپس لینے کا حقدار ہوتا ہے ۔ اس طرح اگر اجارہ کے اختتام سے قبل اثاثہ قابلِ استعمال نہ رہے تو اجارہ خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔
سوال	ڈی مینِشنگ مشارکہ یا شرکت متناقصہ کو آسان الفاظ میں کیسے سمجھا جاسکتا ہے؟
جواب	شرکت متناقصہ "مشارکہ " کی ایک قسم ہے جس کے مطابق بینک عام طور پر "ہاؤس فنانسنگ" کرتا ہے اس میں سب سے پہلے بینک اور گاہک مشارکہ ایگریمنٹ درستخط کرتے ہیں تاکہ شرکت الملک / جوائنٹ اونر شپ کا انعقاد ہوسکے۔ جس کی رو سے بینک اور گاہک اپنی اپنی انوسٹمنٹ کے لحاظ سے اُس مکان/ گاڑی / یا مشینری میں شریک ہوتے ہیں جب گاہک اس شے کا استعمال شروعکررہا ہوتا ہے تو وہ "اجارہ ایگریمنٹ" دستخط کرتا ہے جس کی رو سے وہ بینک کا حصہ استعمال کرنے کیلئے کرایہ پر لیتا اہے۔ ایک الگ خرید وفروخت عقد کے تحت ہرمہینہ گاہک اپنے وعدے کے مطابق بینک کے حصہ کے کچھ حصص بھی خریدتا رہتا ہے اور اس کی قیمت ادا کرتا رہتا ہے ۔ اس حساب سے ایک طے شدہ مدّت کے بعد گاہک بالآخراس پورے مکان/ یا اثاثے کا مالک بن جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کسی بھی ناگہانی آفت سے مکان یا اثاثے کو نقصان پہنچتا ہے تو ہر فریق اپنے حصہ کی ملکیت کے اعتبار سے نقصان برداشت کرتا ہے ۔
سوال	مشارکہ کیا ہوتا ہے ؟
جواب	شرکت اسلامی نقطہ نظر سے ایک خاص عقد کا نام ہے جس کی رو سے دو یا دو سے زائد افراد مل کر ایک جائز کاروبار شروع کرتے ہیں اور اس حوالے سے شریعت کے مقررہ کردہ تمام اصول و ضوابط کا خیال رکھتے ہیں ۔ ویسے شرکت کے ذریعے کاروبار کی بہت سی اقسام ہیں لیکن اسلامی بینکوں میں رائج طریقۂ "شرکۃ العنان" کہلاتا ہے ۔اس سے مراد ایسا مشترکہ کاروبار ہے جس میں نہ شرکاء کی طرف سے سرمائے کی برابر فراہمی ضروری ہے نہ مساوی محنت ، کام اور وقت ضروری ہوتا ہے۔ کاروبار ی صورتحال اور ایک دوسرے کی اہلیت کومدّنظر رکھتے ہوئے وہ سرمائے کی مشترکہ فراہمی اور نفع کی تقسیم کی تناسب باہمی رضامندی سے طے کرتے ہیں۔

مشارکہ میں سرمایہ نقدی یا ایسی انواع کی شکل میں ہونا چاہیے جن کی مالیت باہمی طور پر ابتداء میں متعین کرلی جائے ، شروع میں باہمی رضامندی سے نفع میں شرکت کا تناسب طے کر لیا جاتا ہے جو سرمائے کے تناسب سے مختلف ہو سکتا ہے (البتہ حصہ داران از خود کاروبار ی عمل میں عدم شرکت کا التزام کرلیں یا خاموش شریک کی حیثیت اختیا ر کرلیں ان کی شرح منافع اس تناسب سے زیادہ نہیں ہو سکتی جو ان کی سرمایہ کاری کا مشارکہ کے کل سرمائے سے ہو۔) کسی بھی شریک کے لئے اس کے سرمائے کی مقدار کے لحاظ سے ایک معین شرح منافع یا ایک متعین رقم بطور منافع مقرر نہیں کی جا سکتی ، نقصان ہو تو تمام شرکاء اپنے اصل سرمایہ کے حساب سے برداشت کریں گے۔	
سَلَم کیا چیز ہے ؟	سوال
سلم خرید و فروخت (بیع) کا ایک ایسا معاملہ ہے جس میں بیچنے والا(بائع) یہ ذمہ داری قبول کرتا ہے کہ وہ مستقبل کی کسی متعین تاریخ میں متعین چیز خریدار کو فراہم کرے گا اور اس کے بدلے میں بیچنے والا اس چیز کی مکمل قیمت(معاملے) کے وقت پیشگی (نقد)لے لیتا ہے یعنی اس میں قیمت ایڈوانس اور خریدی جانے والی چیز کی فراہمی مؤخر (ادھار)ہوتی ہے ۔ یہ بیع شرعی طور پر جائز و درست ہے بشرطیکہ اس کی تمام شرائط پائی جائیں اور تمام شرائط کی تعداد سولہ ہے اس طرح کہ چھ شرطوں کا تعلق تو رأس المال یعنی(قیمت) سے ہے اور دس شرطوں کا تعلق مسلم فیہ یعنی (مبیع)سے ہے۔ رأس المال یعنی(قیمت) سے متعلق چھ شرطیں یہ ہیں: 1. جنس کو بیان کرنا یعنی یہ واضح کر دینا کہ یہ درہم ہیں یا دینار ہیں یا پاکستانی کرنسی ہے یا امریکن ڈالر ہیں 2. نوع کو بیان کر دینا یعنی یہ واضح کر دینا کہ یہ روپے چاندی کے ہیں یا گلٹ کے ہیں یا نوٹ ہیں یا کس ملک کے ڈالرز ہیں۔ 3. صفت کو بیان کرنا یعنی یہ واضح کر دینا کہ روپے کھرے ہیں یا کھوٹے ہیں یا چیک ہے یا نقد ہے ۔ 4. مقدار کو بیان کر دینا یعنی یہ واضح کر دینا کہ یہ روپے سو ہیں یا دو سو ہیں 5. روپے نقد دینا وعدہ پر نہ رکھنا 6. اور جس مجلس میں معاملہ طے ہوا اس مجلس میں بیچنے والے کا رأس المال پر قبضہ کر لینا۔ مسلم فیہ یعنی (مبیع) سے متعلق دس شرطیں یہ ہیں 1. جنس کو بیان کرنا مثلاً یہ واضح کر دینا کہ مسلم فیہ کہ گندم ہے یا چنّا ہے یا کوئی اور شے ہے 2. نوع کو بیان کر دینا یعنی یہ واضح کر دینا کہ گیہوں فلاں قسم یا فلاں جگہ کے ہیں مثلاً پیسنے کا گندم ہے یا بونے کا۔ 3. صفت کو بیان کرنا یعنی یہ واضح کر دینا کہ مثلاً گیہوں اچھے ہیں یا خراب۔ 4. مسلم کی مقدار کو بیان کر دینا کہ مثلاً ایک من ہیں یا دو من ہیں 5. مسلم فیہ کا وزنی یا کیلی یا ذرعی یا عددی ہونا تا کہ امن کا تعین و اندازہ کیا جا سکے 6. مدت کو بیان کرنا یعنی یہ واضح کر دینا کہ یہ چیز اتنی مدت کے بعد مثلاً ایک مہینہ یا دو مہینہ میں یا چار مہینے میں لیں گے لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ کم سے کم مدت ایک مہینہ ہونی چاہئیے۔ 7. مسلم فیہ کا موقوف و معدوم نہ ہونا یعنی یہ ضروری ہے کہ مسلم فیہ عقد کے وقت سے ادائیگی کے وقت تک بازار میں برابر مل سکے تا کہ معدوم کی بیع لازم نہ آئے۔ 8. بیع سلم کا معاملہ بغیر شرط خیار کے طے ہونا یعنی اس بیع میں خیار بیع کو برقرار رکھنے یا فسخ کر دینے کے اختیار کی شرط نہیں ہونی چاہئے۔ 9. اگر مسلم فیہ ایسی وزن دار چیز ہے جس کی بار برداری یا ٹرانسپورٹیشن پر خرچہ دینا پڑتا ہے تو اس کے دینے کی جگہ کو متعین کرنا یعنی یہ واضح کر دینا کہ میں یہ چیز فلاں جگہ یا فلاں مقام پر دوں گا۔ 10. مسلم فیہ کا ایسی چیز ہونا جو جنس نوع اور صفت بیان کرنے سے متعین و معلوم ہو جاتی ہو جو چیز ایسی ہو کہ جنس نوع اور صفت بیان کرنے سے معلوم و متعین نہ ہوتی ہو جیسے حیوان یا بعض قسم کے کپڑے تو اس میں بیع سلم جائز نہیں۔ اسلامک بینکنگ میں سلم ایسے کسٹمرز کیلئے استعمال ہوتا ہے جو اپنی اشیاء (جن کا معیار اور مقدار	جواب

	صحیح طرح متعین ہو سکے)کو پیشگی (نقد) ادائیگی کے عوض فروخت کرنا چاہتے ہیں، تاکہ اس رقم(فنڈز) کو اپنے کاروبار میں استعمال کر سکیں۔ سلم میں فروخت کرنے والے کا بھی فائدہ ہے کیونکہ اسے قیمت پیشگی وصول ہو جاتی ہے، اور خریدار کا بھی فائد ہ ہے کیونکہ پیشگی (ایڈوانس)ادائیگی کی صورت میں قیمت نقد ادائیگی کے مقابلے میں نسبتاً کم ہوتی ہے۔
سوال	استصناع کی کیا حقیقت ہے ؟ اور اسلامی بینکوں میں یہ کیسے ہوتا ہے ؟
	استصناع کے لفظی معنی ہیں: ''بنوانا۔'' استصناع خرید و فروخت کی ایک ایسی قسم ہے جس میں مقررہ قیمت کے عوض بیچی جانے والی چیز کو ان خصوصیات کے مطابق جو فروخت کرنے والے(صانع) اور خریدار (مستصنع)کے درمیان طے ہوئی ہو جس کی مینو فیکچر نگ ،اسمبلنگ یا تعمیر کرنے کی ضرورت ہوتی ہو۔استصناع میں ضروری ہے کہ مینوفیکچرنگ، اسمبلنگ اور تعمیر پر آنے والی خام مال اور مزدوری کی لاگت فروخت کرنے والا(صانع) خود برداشت کرے ۔ استصناع (Manufacturing Contract) سے مراد "آرڈر پر کوئی چیز تیار کروانا" ہے۔مثلاً بکوئی اسلامی بینک کسی فرم، ٹھیکہ دار یا انجینئر کو کوئی رقم کے عوض متعین صفات پر مشتمل کسی ایسی چیز بنانے کا آرڈر دے جو ابھی تک تیار نہیں ہے۔ ہم روزمرہ زندگی میں مختلف چیزیں بنواتے ہیں، جیسے:درزی سے کپڑے سلوانا، ترکان سے فرنیچر بنوانا، سوفٹ وئیر انجینئر سے سوفٹ وئیر بنوانا۔ ٹھیکہ دار سے گھر یا بلڈنگ یا پارٹمنٹ بنوانا وغیرہ۔ ان تمام معاملات میں اگر آرڈر دینے والا خام مال نہ دے بلکہ بنانے والا خود خام مال کا بندوبست کرے تو یہ ''استصناع'' کا معاہدہ کہلاتا ہے ۔ **خصوصیات اور فوائد:** استصناع کی سہولت چھوٹے، درمیانی، کمرشل انٹر پرائزز اور کارپوریٹ ادارے حاصل کر سکتے ہیں ۔ استصناع د رمیانی اورمختصر مدت کی فائنانسنگ کیلئے ایک آئیڈیل طریقہ ہے، کیونکہ اس میں آ سان (لچکدار) شرائط کی بنیاد پر کسٹمرز کی مالیاتی ضروریا ت پوری کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ استصناع کی سہولت ورکنگ فائنانس کا آئیڈیل حل فراہم کرتی ہے ۔
نوٹ	**ان تمام پروڈکٹس کے "مینول اور ایگریمنٹس "بینک آف خیبر کی "شریعہ بورڈ" سے مصدقہ ہیں۔**
سوال	بینک کے جملہ معاملات کو شریعت کے مطابق کیسے بنایا جاتا ہے؟
	بینک آف خیبر راست اسلامی بینکاری کے معاملات کو مکمل طور پر شریعت کے اُصولوں کے مطابق رکھنے اور شریعت کے مطابق چلانے کیلئے بینک کی اپنی ایک "شریعہ بورڈ" بھی ہے جو درج ذیل اَرکان پر مشتمل ہے ۔ ✲ **مفتی محمدزاہد صاحب : چیئر مین شریعہ بورڈ** ✲ **مفتی محمد عار ف خان صاحب : ممبرشریعہ بورڈ** ✲ **مفتی عبد الوھاب صاحب: ممبرشریعہ بورڈ** ✲ **قاضی عبد الصمد صاحب: کُل وقتی شریعہ بورڈ ممبر (RSBM)** **<u>راست اسلامی بینکاری خیبر بینک کا عملی طریقہ کار</u>** - تمام معاہدے اور اُصول "شریعہ بورڈ" سے منظوری کے بعد ہی قابل عمل ہو سکتے ہیں۔ - روزمرّہ معاملات کی کی نگرانی "کُل وقتی شریعہ بورڈ ممبر " کرتا ہے ۔ - سہ ماہی شریعہ ریو یو ہوتا ہے ۔ - بینک کے اندر ایک مکمل شریعہ کمپلائنس ڈویژن بھی موجود ہے جس کی رپورٹنگ براہِ راست شریعہ بورڈ کو ہوتی ہے اور ان احکامات کو عملی طور پر متعلقہ برانچوں ، ڈیپارٹمنٹس اور دویژن میں یقینی بنانے کیلئے کوشاں رہتی ہے ۔ - اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کہ آیا برانچوں میں ہونے والے معاملات شریعہ اور شریعہ بورڈ کے اصولوں سے ہم آہنگ ہیں یا نہیں ، ہر برانچ کے شرعی آڈٹ کے لئے ایک منفرد شریعہ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ بھی کام کرتا ہے ۔ - شریعہ کمپلائنس ڈویژن کے اندر ایک مستقل شریعہ ریسرچ / ریویو کے نام سے ایک ڈیپارٹمنٹ

	ہے جو وقتاً فوقتاً تمام متعلقہ ڈویژنز، ڈیپارٹمنٹس اور برانچز کا شرعی جائزے بھی لیتی ہے اور اپنے تاثرات شریعہ بورڈ کو شرعی حکم معلوم کرنے کے لئے بھیجتی رہتی ہے ۔ ✍ اس کے ساتھ ساتھ راست اسلامی بینکاری نظام میں کاروباری نفع و نقصان کی ماہانہ تقسیم اور اس کو شرعی ترازوں میں تولنے کے لئے شریعہ کمپلائنس ڈویژن اپنا کردار ادا کر رہاہے ۔ ✍ اپنے عملہ کو تمام بینکاری معاملات سے روشناس کرنے کے لئے اور ان کی شرعی تقاضوں کو پورا کرنے اور تربیت دینے کے لئے ایک منظم ٹریننگ نظام بھی موجود ہے ۔ تاکہ تمام متعلقہ عملہ کو اسلامی بینکاری معاملات کے بارے میں پوری طرح روشناس کرسکے ۔
سوال	"مرابحہ " میں بھی تو منافع کی شرح "سود" کے برابر ہوتی ہے تواِس میں اور سود میں کیا فرق ہوا؟
جواب	اگر پورا معاملہ شریعت کے مطابق ہو تو صرف شرح منافع کا تعین کسی چیز کے حرام اور حلال ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا وہ شرح ظلم وزیادتی پر مبنی نہ ہو، "مرابحہ " میں خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا ہے اس میں قیمت ایک دفعہ طے ہونے کے بعد نہ تو بڑھ سکتی ہے اور نہ ہی کم ہو سکتی ہے، جیسا کہ ایک عام تجارتی سودے میں ہوتا ہے اگرکسٹمر ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو بینک اپنا منافع نہیں بڑھا سکتا۔ جب کہ سود پر مبنی نظام میں یہ منافع سود کی شکل میں بڑھایا جاسکتا ہے ۔
سوال	اسلامی بینکوں اور کنونشنل بینکوں کا اجارہ اور لیز ایک جیسا ہی لگتا ہے؟
جواب	اسلامی بینکوں اور کنونشنل بینکوں کا اجارہ اور لیز کے طریقہ کار میں کافی فرق ہے مثلاً: 1) کنونشنل لیز میں قسطیں فوراً شروع ہو جاتی ہیں جبکہ اجارہ چونکہ اسلامی اصطلاح ہے اس میں جب تک مستاجر (Lessee) کو گاڑی مہیا نہ کی جائے اُس وقت تک اُس سے کرایہ (Rental) وصول نہیں کئے جا سکتے ۔ اِس لئے اجارہ میں کرایہ اُس وقت شروع ہو تا ہے جب مستاجر گاڑی حاصل کر لیتا ہے۔ 2) "اِجارہ " کی مدت کے دوران گاڑی بینک کی ملکیت میں رہتی ہے اور اس کا تمام " رِسک" بھی بینک کے اُو پر ہو تا ہے اس لئے اگر گاڑی کو غیر معمولی نقصان پہنچے تو گاہک کی بجائے بینک اس کو ٹھیک کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے جبکہ کنونشنل بینکاری میں ایسا نہیں ہوتا۔کیونکہ کنونشنل بینک گاڑی کی ملکیت اپنی ذمّے نہیں لیتا۔ 3) اِجارہ اور کرایہ داری شریعت میں بذاتِ خود کو ئی ایسا معاہدہ نہیں جس کے ذریعہ ملکیتی حقوق ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہو جائیں ۔ ملکیتی حقوق کے انتقال کیلئے شریعت کے اپنے (علیحدہ) معاہدے ہیں اُس کیلئے بیع کا معاہدہ طے کیا جاتا ہے تاکہ گاڑی کی ملکیت منتقل ہو جائے۔
سوال	اسلامی بینک بھی تو انشورنس کرواتے ہیں حالانکہ تمام علمائے کرام انشورنس کے حرام ہونے پر متفق ہیں؟
جواب	الحمدُ للہ : اب تکافل (اسلامک انشورنس) کے آنے سے تمام اسلامی بینک اپنا کاروبار تکافل کو منتقل کر رہے ہیں۔ بینک آف خیبر کی " راست اِسلامی بینکاری" بھی "شریعہ بورڈ" کی ہدایت کی روشنی میں اپنے کاروبار کا تکافل کر رہا ہوتا ہے ۔
سوال	کنونشنل بینک بھی انشورنس کرواتا ہے اور اسلامی بینک بھی تکافل کرواتا ہے اِسلئے نقصان تو کسی کو بھی نہیں ہوتا؟
جواب	بات انشورنس یا تکافل کروانے کی نہیں ہے بلکہ ذمہ داری کی ہے۔ کنونشنل بینک کی لیز میں یہ ذمہ داری بینک کی نہیں بلکہ کسٹمر کی ہے کہ وہ نقصان کو پورا کرے اور اس کیلئے انشورنس کروائی جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے انشورنس کمپنی ادائیگی نہ کرے تو پھر ذمہ داری کسٹمر کی ہوتی ہے جبکہ اسلامی بینکار ی میں اصل ذمہ داری بینک کی ہے اور اسلامی بینک ذمہ داری نبھانے کیلئے تکافل کرواتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے تکافل نقصان پورا نہ کرے تو یہ ذمہ داری اسلامی بینک کی ہے کہ نقصان کی تلافی کرے۔
سوال	اسلامی بینکوں میں Spread اور Cost of Fund کتنا ہوتاہے اور اس کا میکنزم کیا ہے؟
جواب	چونکہ اسلامی بینک ڈپازٹر سے نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر رقم لیتے ہیں اِسلئے اِس میں پہلے سے ڈپازٹرکوکوئی معین Profit Rate نہیں دیا جاتا بلکہ کاروبار میں جتنا منافع ہو اُس میں دیئے گئے تناسب کے لحاظ سے وہ شریک ہوتا ہے ۔ اِس لئے Spread اور Cost of Fund دونوں کا اسلامی بینکاری کے نظام میں کوئی تصور نہیں۔ اگر بینک زیادہ منافع کماتا ہے تو ڈپازٹر کو زیادہ منافع ملے گا اور Cost of Fund بڑھ جائے گی اِس کے برعکس اگر کم منافع ہوتا ہے تو ڈپازٹر کو کم منافع تقسیم ہوگا تو خود ہی کم ہو جائے گی۔

	فرض کریں اگر کسی مہینے میں بالکل منافع نہیں ہوتا تو ڈپازٹر کو بالکل ادائیگی نہیں کریں گے اور Cost of Fund زیرو (Zero) ہو جائیگی ۔ جہاں تک Spread کا تعلق ہے یہ ہمیشہ موجود رہے گا۔ چونکہ بینک ہمیشہ منافع میں سے ایک خاص تناسب سے اپنا حصہ لے گا تو ظاہر ہے جو منافع کمایا ہے اُس میں بینک کے پاس ایک ضرور ہوگا۔
سوال	ضیاء الحق صاحب نے بھی تو اسلامی بینکاری شروع کی تھی اُس میں اور موده اسلامی بینکاری میں کیا فرق ہے؟
جواب	سسٹم کے لحاظ سے دونوں میں چند چیزوں کے علاوہ کوئی خاص فرق نہیں ۔ بنیادی فرق ایک سسٹم کو عملی طور پر چلانے کا ہے اُس وقت جو سسٹم دیا گیا تھااُس کو عملی طور پر اِس طرح نہیں چلایا گیا جس طرح اُس کا خاکہ دیا گیا تھااِس لئے عملی طورپر وہ ایک سودی نظام ہی بن گیا تھا۔ اُس نظام میں ڈپازٹ کا نظام اُس وقت تک اسلامی رہا جب تک بینکوں نے سپیشل کیٹیگری شروع کرکے فکس منافع دینا شروع کیالیکن قرضہ جات کی سائیڈ پر "مارک اپ" کے ذریعے سودی قرضہ جات کا نظام ہی قائم رکھا گیا۔ اگر ڈپازٹ سائیڈ کو اسلامی بھی تصور کیا جائے تو جو کمایا جارہا ہے وہ حرام ہے اور وہی حرام کمائی تقسیم کی جارہی ہے اِس کی مثال ایسی ہے کہ مشارکہ میں شراب کی دُکان کھول دی جائے۔ موجودہ نظام کو اُس طرح کی خامیوں سے بچانے کیلئے اِسٹیٹ بینک نے تمام اسلامی بینکوں کے شریعہ بورڈ، شریعہ کمپلائنس ڈویژن، انٹرنل شریعہ آڈٹ، ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ ، سٹیٹ بینک کی شریعہ انسپیکشن کو لازمی قرار دیا ہے ۔تاکہ اس اَمر کو یقینی بنایا جاسکے کہ بینک کے جملہ معاملات شریعت کے مسلّمہ اُصولوں کے عین مطابق ہو۔
سوال	کیا قرضہ حسنہ کی واپسی صرف قرضدار کی مرضی سے ہی ممکن ہے؟
جواب	قرضہ حسنہ دیتے وقت چاہے اُس کی واپسی کیلئے وقت مقرر کیا گیا ہو یا نہ کیا گیاہو ، دونوں صورتوں میں قرض خواہ، مقروض سے کسی بھی وقت قرض کی واپسی کا مطالبہ کرسکتا ہے۔
سوال	اسلامی بینک بھی دوسرے بینکوں کی طرح p.a. (per annum) ریٹس مشتہر (Declare) کرتے ہیں پھر اِن میں اور دوسرے روایتی بینکوں میں کیا فرق ہوا؟
جواب	اسلامی بینکوں جو ریٹس دیئے جاتے ہیں وہ پہلے سے طے شُدہ نہیں ہوتے بلکہ مہینے کے آخر میں ہونے والے منافع کو شُر کاء یعنی ڈپازٹر میں تقسیم کیا جاتا ہے اور پھر اُس منافع کو p.a. ریٹ کی شکل میں Declare کیا جاتا ہے مہینے کے شروع میں صرف Weightages دیئے جاتے ہیں تاکہ شُرکاء کا کُل نفع میں تناسب یعنی منافع میں فیصدی حصہ معلوم ہو سکے جو شرکت کے صحیح ہونے کیلئے شریعت میں ضروری ہے اور جو ریٹس دیئے جاتے ہیں وہ مہینے کے آخر میں کمائے گئے حقیقی منافع پر مبنی ہوتے ہیں جوکہ اُس منافع میں اصل حصہ کو ظاہر کرتے ہیں۔
سوال	اسلامی بینک Ethical بینکنگ ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو کنونشنل بینک زیادہ Ethical ہیں کیونکہ اُن کے معاملات زیادہ بہتر طریقے سے چلائے جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ڈپازٹر کو منافع پہلے سے ہی صاف طور پر بتا دیتے ہیں ، رقم کی حفاظت بھی کرتے ہیں، فائنانسنگ سائیڈ پر بھی اُن کی بینکنگ Ethical ہے کیونکہ وہ Rate of Interest صاف صاف بتا دیتے ہیں ۔ اُ س میں کوئی دھوکہ نہیں کرتے اسی طرح کوئی Hidden Charges نہیں لیتے اور تمام اُصول و ضوابط کی پابندی کرتے ہیں ۔ کیا اِسی طرح کنونشنل بینکنگ بھی اسلامک بینکنگ کی طرح جائز نہیں ہے؟
جواب	بنیادی طور پر یہ سوال اِس غلط فہمی پر مبنی ہے کہ اسلامی بینکاری Ethical ہونے کی وجہ سے جائز ہے اور اِس کی Ethical ہونے کی وجہ سے یہ ہے کہ یہ Fair/Open/Transparent ہے اور دھوکہ دہی سے پاک ہے اور سودی معاملات بھی اسی طرح چلائے جائیں تو وہ بھی جائز ہوں گے۔ حالانکہ حقیقت ایسی نہیں ہے اگر چہ اسلامی بینکوں کی یہ ایک خوبی سکتی ہے کہ Fair/Open/Transparent طریقے سے اپنے معاملات چلائیں لیکن اس کے Ethical ہونے کی وجہ یہ نہیں کہ اُ ن کے معاملات Ethical ہیں بلکہ یہ اس لئے Ethical ہیں کہ اس کے پیچھے چھپا ہو ا پورا نظام Ethical ہے۔ اور معاملات بھلے کیسے ہی چلائے جائیں اس میں برائی اور اچھائی آ سکتی ہے یہ خرابی انسانوں کے اندر ہوگی لیکن نظام میں وہ خرابی نہیں ہوگی۔ ایسا سمجھ لیں جیسے آج کل کے دور میں ہم کہتے ہیں کہ اسلام تو بہت اچھا دین ہے لیکن مسلمان ٹھیک نہیں ہیں اسی طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلامک بینکنگ تو بہت اچھی ہے لیکن کسی اسلامک بینک کے معاملات غلط ہو سکتے ہیں اس لئے ہمیں اسلامک بینکنگ کے پیچھے موجود نظام ہو سمجھنا ہے ۔
سوال	کیا اسلامی بینکاری کے حوالے سے مزید معلومات کیلئے دیگر ذرائع /کتابوں سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے؟

جی ہاں ۔ علمائے کرام نے اس میدان میں کافی کام کیا ہے ۔ چند آسان کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں ۔

- مفتی تقی عثمانی صاحب کی کتاب "اسلامی بینکاری کی بنیادیں"
- فقہ البیوع ۔ مفتی تقی عثمانی حفظہ اللہ ۔
- غیر سودی بینکاری – متعلقہ فقہی مسائل کی تحقیق اور اشکالات کا جائزہ
- ڈاکٹر مولاناعجاز صمدانی صاحب کی کتاب " اسلامی اور سودی بینکاری میں فرق"
- ڈاکٹر مولاناعجاز صمدانی صاحب کی کتاب "اسلامی بینکوں میں رائج مرابحہ کا طریقہ کار "
- ڈاکٹر مولاناعجاز صمدانی صاحب کی کتاب "اسلامی بینکاری اور غرر"
- مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب "جدید مالیاتی ادارے فقہ اسلامی کی روشنی میں "
- Historical Judgement on “Interest (سود)” given by the Supreme Court of Pakistan
- “An Introduction to Islamic Finance” by “Justice (Retd.) Mufti Muhammad Taqi Usmani”
- “Islamic Law of Contracts & Business Transaction” by Dr. Muhammad Tahir Mansoori
- “Understanding Islamic Finance” written by Mr. Muhammad Ayub (Ex-employee of SBP/NIBAF)
- “Islamic Financial Services” by Mr. Mohammad Obaidullah (Associate Professor of Islamic Economics Research Center, Jeddah KSA)
- An Introduction to Islamic Finance theory & Practice By Zamir Iqbal.
- Difference Between Islamic Banking & Conventional Banking By Dr.Maulana Ejaz Ahmad Samdani.
- “Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions (AAOIFI)” Shariah Standard
- BOK–Website : www.bok.com.pk